4814CH15

وطن کی طرف واپسی

(مہاتما گاندھی)

© NCERT not to be republished

اب مجھے جنوبی افریقہ میں آئے تین سال ہو چکے تھے۔ میں یہاں کے لوگوں سے اچھی طرح واقف ہو گیا تھا اور یہ بھی مجھے خوب جان گئے تھے۔ 1896 میں میں نے ان سے چھ مہینے کے لیے اجازت مانگی کیوں کہ اب مجھے معلوم ہو گیا کہ مجھے جنوبی افریقہ میں بہت دن رہنا ہے۔ میری وکالت اچھی خاصی چلتی تھی اور مجھے احساس ہو گیا تھا کہ لوگوں کو میری ضرورت ہے۔ اس لیے میں نے یہ ارادہ کر لیا کہ گھر جا کر بیوی بچے لے آؤں اور یہاں مستقل سکونت اختیار کر لوں۔ میں نے یہ بھی سوچا کہ وطن جا کر لوگوں کو جنوبی افریقہ کے حالات سے واقف کراؤں اور یہاں کے ہندوستانیوں کا ہمدرد بناؤں تو کچھ قومی خدمت بھی ہو جائے گی۔ تین پاؤنڈ کا محصول ہمارے جسم میں ناسور کی طرح تھا۔ جب تک یہ دور نہ ہو جائے ہمیں چین نہیں آ سکتا۔

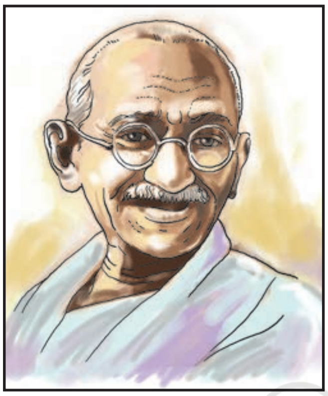

لیکن سوال یہ تھا کہ میرے پیچھے کانگریس اور تعلیمی انجمن کا کام کون سنبھالے؟ میری نظر میں دو شخص تھے۔ آدم جی میاں خاں اور پارسی رستم جی۔ یوں تو ہمیں اب تاجروں کے حلقے سے بہت سے کارکن مل سکتے تھے لیکن ان لوگوں میں جو سکریٹری کے فرائض باقاعدہ انجام دے سکتے تھے، جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں میں عزّت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے، سب سے ممتاز یہی دو حضرات تھے۔ ظاہر ہے کہ سکریٹری کے لیے کام چلانے بھر کی انگریزی جاننا ضروری تھا۔ میں نے کانگریس میں آدم جی میاں خاں (جو اب انتقال کر چکے ہیں) کا نام پیش کیا اور وہ سکریٹری مقرّر کر دیے گئے۔ تجربے سے معلوم ہوا کہ یہ انتخاب بہت موزوں تھا۔ آدم جی میاں خاں کے استقلال،

فیاضی، مُروّت اور اخلاق سے سب لوگ خوش تھے اور ہر شخص پر یہ ثابت ہوگیا کہ سکریٹری کے کام کے لیے ایسے شخص کی ضرورت نہیں جس نے بیرسٹری کی ڈگری حاصل کی ہو یا انگلستان میں اعلیٰ تعلیم پائی ہو۔

میں 1896 کے وسط میں پنگولا جہاز سے جو کلکتے جا رہا تھا، وطن روانہ ہوا۔ جہاز پر بہت کم مسافر تھے۔ ان میں سے دو انگریز افسر تھے جن سے مجھ سے بہت بے تکلّفی ہوگئی۔ ان میں سے ایک کے ساتھ میں روزانہ ایک گھنٹے شطرنج کھیلا کرتا تھا۔ جہاز کے ڈاکٹر نے مجھے ایک کتاب دی جس کا نام تھا ''بے مُعلّم کے تامل (تمل) سکھانے والی'' میں نے اس کتاب کو باقاعدہ پڑھنا شروع کر دیا۔ مجھے نٹال میں تجربے سے یہ معلوم ہوا تھا کہ مجھے مُسلمانوں سے خلا ملا پیدا کرنے کے لیے اُردو اور مدراسیوں سے میل جول رکھنے کے لیے تامل سیکھنا چاہیے۔

میرا ایک انگریز دوست بھی میرے ساتھ اُردو پڑھتا تھا۔ اس کی فرمائش سے میں نے تیسرے درجے کے مسافروں میں ایک اُردو کا 'منشی' ڈھونڈ نکالا اور ہم دونوں کی خوب پڑھائی ہونے لگی۔ اس انگریز کا حافظہ مجھ سے بہت اچھا تھا۔ وہ جو لفظ ایک بار دیکھ لیتا تھا، کبھی نہیں بھولتا تھا۔ مجھے اکثر اُردو حروف کے پہچاننے میں دقت ہوتی تھی۔ میں نے بہت زور لگایا مگر اس کے برابر کبھی نہیں پہنچ سکا۔

تامل میں میں نے خاصی ترقّی کی۔ کوئی پڑھانے والا نہ ملا لیکن کتاب بہت اچھی لکھی ہوئی تھی اور

مجھے امید تھی کہ ہندوستان پہنچنے کے بعد بھی یہ مطالعہ جاری رکھ سکوں گا مگر یہ بالکل ممکن تھا۔ 1893 کے بعد سے اب تک میں نے جو کچھ پڑھا ہے زیادہ تر جیل جانے میں پڑھا ہے۔ جو تھوڑی بہت تامل اور اُردو مجھے آتی ہے وہ میں نے جیل میں ہی سیکھی ہے۔ تامل جنوبی افریقہ کی جیل میں اور اُردو یرودا جیل میں۔ مگر تامل بولنا مجھے کبھی نہ آیا اور پڑھنے کی مشق بھی اب چھوٹتی جاتی ہے۔

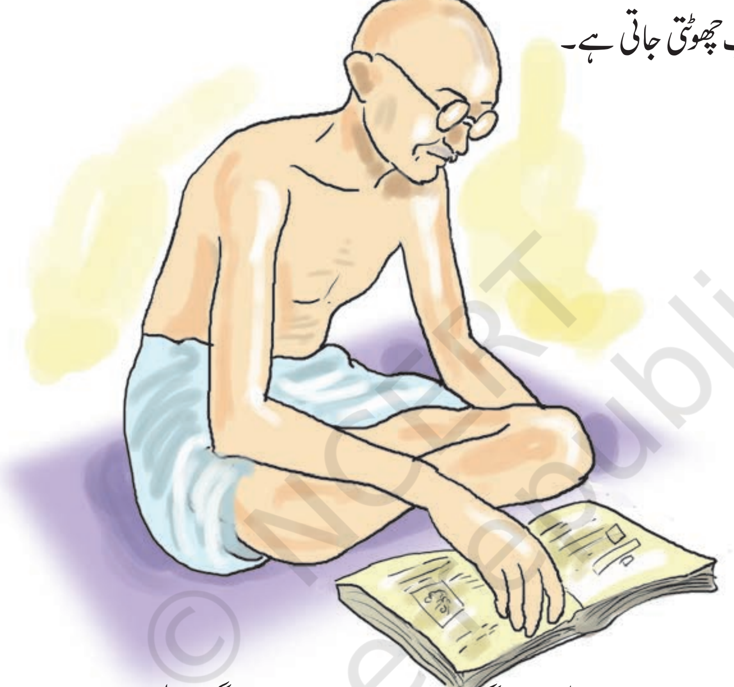

مجھے اب تک یہ احساس ہے کہ تامل اور تیلگو نہ جاننے سے میں بڑے گھاٹے میں رہا۔ جنوبی افریقہ کے دراوڑیوں نے میرے ساتھ جس محبت کا اظہار کیا تھا اس کی یاد مجھے اب تک عزیز ہے۔ جب کبھی کوئی تامل یا تیلگو دوست نظر آتا ہے تو مجھے بے اختیار اس کے ہم وطنوں کی عقیدت، استقلال، ایثار اور بے نفسی کا خیال آ جاتا ہے جن کا میرا جنوبی افریقہ میں ساتھ تھا۔ ان میں سے اکثر لوگ مرد ہوں یا عورت، ان پڑھ تھے۔ جنوبی افریقہ کی لڑائی انھیں لوگوں کے لیے تھی اور یہی ان پڑھ سپاہی اس میں لڑتے تھے۔ غریبوں ہی کے لیے یہ لڑائی تھی اور غریب ہی اس میں دل و جان سے شریک تھے۔ ان کی زبان نہ جاننے سے اور چاہے جو نقصان ہوا ہو مگر اپنے ان نیک اور بھولے ہم وطنوں کا دل مُٹھّی میں لینے میں مجھے کوئی دشواری نہیں ہوئی۔ یہ لوگ ٹوٹی پھوٹی ہندوستانی اور انگریزی

© NCERT not to be republished

بول لیتے تھے اور ہمارا کام بغیر کسی دقت کے چلتا تھا۔ لیکن میں تامل اور تیلگو سیکھ کر ان کی محبت کا معاوضہ ادا کرنا چاہتا تھا۔ تامل تو میں نے تھوڑی بہت سیکھ بھی لی مگر تیلگو میں، جس کے سیکھنے کی میں نے ہندوستان میں کوشش کی الف ب سے آگے نہ بڑھ سکا۔ اب میں غالبًا یہ زبانیں کبھی نہ سیکھ سکوں گا۔ اس لیے میری ساری اُمّید اسی پر منحصر ہے کہ دراوڑی ہندوستانی سیکھ لیں گے۔ جنوبی افریقہ میں ان میں سے جو لوگ انگریزی نہیں جانتے وہ ہندی یا ہندوستانی، ٹوٹی پھوٹی سہی مگر بول لیتے ہیں۔ البتہ انگریزی جاننے والے اسے نہیں سیکھنا چاہتے۔ گویا انگریزی جاننا خود اپنی زبانوں کے سیکھنے میں سدّ راہ ہے۔

چوبیس دن کے بعد یہ خوشگوار سفر ختم ہو گیا اور میں دریائے ہُگلی کے حسن پر سر دُھنتا ہوا کلکتے پہنچ گیا۔ اسی دن میں ریل میں بیٹھ کر بمبئی روانہ ہو گیا۔

(مترجم سیّد عابد حسین)

معنی یاد کیجیے

محصول	:	ٹیکس
ناسور	:	نہ بھرنے والا زخم
تاجروں	:	تاجر کی جمع، تجارت کرنے والا
کارکن	:	کام کرنے والا
فرائض	:	فرض کی جمع
ممتاز	:	دوسروں میں نمایاں
فیاضی	:	دوسروں کو فیض پہنچانا، سخاوت
مُروّت	:	دوسروں کا خاص خیال رکھنا

مشق	:	کسی کام کو بار بار کرنا
بے نفسی	:	اپنے کو کچھ نہ سمجھنا
ایثار	:	قربانی
معاوضہ	:	اُجرت، یہاں مراد ہے بدلہ

سوچیے اور بتایئے۔

1. گاندھی جی جنوبی افریقہ میں کیا کام کرتے تھے؟
2. جہاز کے سفر میں گاندھی جی کی کن لوگوں سے دوستی ہوئی؟
3. گاندھی جی نے اردو زبان سیکھنے کے لیے کس سے مدد لی؟
4. جنوبی افریقہ کی لڑائی کن لوگوں کے لیے تھی؟

خالی جگہ کو صحیح لفظ سے بھریے۔

1. میری وکالت............خاصی چلتی تھی۔
2. یہاں کے ہندوستانیوں کا ہمدرد بناؤں تو............قومی خدمت............ہو جائے گی۔
3. جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں میں ....کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔
4. میرا ایک انگریز.............بھی..........ساتھ اردو پڑھتا تھا۔
5. مجھے اُمّید تھی کہ ہندوستان پہنچنے کے بعد بھی یہ مطالعہ جاری رکھ سکوں گا.........یہ بالکل ناممکن تھا۔
6. ....ہی کے لیے یہ لڑائی تھی اور غریب ہی اس میں ....شریک تھے۔

نیچے دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

عزّت　　اخلاق　　عزیز　　عقیدت　　خوشگوار　　معاوضہ

© NCERT not to be republished

واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنائیے۔

تاجروں　　کارکُن　　ہم وطنوں　　نقصان　　اختیارات　　خیال　　امید

بلند آواز سے پڑھیے۔

استقلال　　تعلیمی　　موزوں　　انگلستان　　مُعلّم　　مُطالعہ　　معاوضہ　　منحصر
عقیدت　　اخلاق　　درواڑی

عملی کام

○ لائبریری سے مہاتما گاندھی کی آپ بیتی ''تلاشِ حق'' نکلوائیے اور اس کا مطالعہ کیجیے۔

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے۔

اقبال گھر سے آیا

اکرم نے سبق یاد کیا

اوپر کے جملوں میں ''سے اور نے'' لفظ استعمال ہوئے ہیں۔ وہ لفظ جن کی مدد سے جملے بنتے ہیں حرفِ جار کہلاتے ہیں۔ پانچ جملے اس سبق سے چنیے جن میں حرفِ جار استعمال ہوا ہو۔

غور کرنے کی بات

○ موہن داس کرم چند گاندھی کی پیدائش پور بندر (گجرات) میں 1869 میں ہوئی تھی۔ انھوں نے لندن سے بیرسٹری کی تعلیم حاصل کر کے جنوبی افریقہ کے شہر نٹال (NATAL) میں وکالت شروع کی۔ یہاں انگریزوں کی حکومت تھی۔ جنوبی افریقہ میں انگریز مقامی سیاہ فام لوگوں اور وہاں آباد ہندوستانی لوگوں پر طرح طرح کے ظلم کرتے تھے۔ ان لوگوں کو بہت سے علاقوں میں

داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی۔ یہاں تک کہ سواریوں کے اعلیٰ درجے میں سفر کرنے سے بھی انھیں روکا جاتا تھا۔ انھیں طرح طرح کی سزائیں دی جاتی تھیں اور ان پر ناجائز جرمانے لگائے جاتے تھے۔

- گاندھی جی نے نٹال شہر میں سادہ زندگی کی مثال قائم کرنے کے لیے ٹالسٹائے فارم بنایا اور وہاں کے سیاہ فام باشندوں اور ہندوستانی لوگوں کو متحد کر کے حکومت کے خلاف ستیہ گرہ کی تحریک شروع کی۔
- 1915 میں گاندھی جی ہندوستان واپس آئے اور اپنے ملک کی آزادی کے لیے عوام کو متحد کر کے ایسی تحریک چلائی کہ ہمارا ملک 1947 میں انگریزوں کی غلامی سے آزاد ہو گیا۔ 30 جنوری 1948 کو گاندھی جی کی شہادت ہوئی۔ ان کی سمادھی دلی میں جمنا کے کنارے راج گھاٹ پر واقع ہے۔
- گاندھی جی نے عدم تشدد (اہنسا) کا جو سبق دیا اس کی اہمیت آج کے دور میں پہلے سے زیادہ محسوس کی جا سکتی ہے۔

© NCERT not to be republished